بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

قرآن کالج میں بحمد اللہ ایف اے سال اول اور آئی کام پارٹ ون میں داخلے گزشتہ ماہ کے دوران مکمل ہو چکے ہیں اور نئے تعلیمی سال کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے۔ اس سال ایف اے میں داخلہ لینے والے طلبہ کی تعداد 42 اور آئی کام میں داخلہ لینے والوں کی کل تعداد 28 ہے۔ آج سے قریباً نو سال قبل وقت کی ایک اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے وسائل اور تجربے کی کمی کے باوصف قرآن کالج کے منصوبے کا آغاز کیا گیا تھا اور اب اللہ کا شکر ہے کہ یہ ادارہ بہت حد تک مستحکم ہو چکا ہے۔ تعلیمی و تدریسی امور کے ساتھ ساتھ دفتری اور انتظامی امور بھی بڑی باقاعدگی' پابندی اور حسن و خوبی کے ساتھ سرانجام پا رہے ہیں۔

یہ کالج دراصل دینی اور دنیوی علوم کے امتزاج کی ایک ایسی کوشش کا مظہر ہے' جس کی خواہش ملک و ملت کا درد رکھنے اور احیاء اسلام کی آرزو رکھنے والے تمام اکابر ملت کے دلوں میں مچلتی رہی۔ تعلیم کے میدان میں ہمارے ہاں جو ثنویت قائم ہے سب جانتے ہیں کہ وہ ہمارے قومی استحکام اور ترقی کے راستے کی ایک اہم رکاوٹ ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے بالعموم دینی علوم سے نابلد ہوتے ہیں اور دینی مدارس سے کسب علم کرنے والے عموماً دنیاوی علوم سے قطعی بے بہرہ ہوتے ہیں۔ ویسے بھی ہمارے ملک میں تعلیم کی صورتحال کسی بھی اعتبار سے قابل رشک نہیں ہے۔ ملکی آبادی میں پڑھے لکھے افراد کا تناسب تشویشناک حد تک کم ہے' پھر ہمارے تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کی جو کیفیت ہے وہ بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ تاہم اس وقت اس سنگین صورتحال کے اسباب پر گفتگو ہمارے پیش نظر نہیں ہے' صرف اس جانب توجہ دلانا مقصود ہے کہ اس تناظر میں قرآن کالج کا وجود بسا غنیمت ہی نہیں امید کی ایک روشن کرن بھی قرار دیا جا سکتا ہے' جہاں نہ صرف یہ کہ کالج کی نصابی تعلیم کے ساتھ ساتھ ابتدائی دینی تعلیم بالخصوص عربی زبان کی تدریس اور قرآن حکیم کے لفظی ترجمے کے علاوہ اس کے منتخب مقامات کی تشریح و توضیح کا اہتمام بھی ہوتا ہے بلکہ کلاسوں کے انعقاد میں بھی باقاعدگی اور پابندی پائی جاتی ہے۔ گویا طلبہ کو بھرپور موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ ایک پرسکون ماحول میں پوری یکسوئی اور لگن کے ساتھ حصول تعلیم کر سکیں اور ایف اے اور بی اے کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم اور اس کے مفہوم و معارف کے ساتھ ایک ذہنی رشتہ استوار کر سکیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے قارئین اور احباب اس تعلیمی کام کی اہمیت کو محسوس کریں اور قرآن کالج کے وجود کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنی اولاد کے لئے یہ طے کر لیں کہ انہیں اسی کالج سے تعلیم دلوائیں گے۔